اپنا ملی و مذہبی کلینڈر کیوں؟

تحریر

ترجمانِ حق حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس رومیؔ رحمۃ اللہ علیہ

سابق مفتی شہر آگرہ

شائع کردہ

مجلس ترجمانِ حق آگرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اپنا ملی و مذہبی کلینڈر کیوں؟

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مختلف اسباب پر نظر رکھتے ہوئے تاریخ کی تعیین کو ضروری سمجھ رہے تھے؛ لیکن اُنھیں اس بات سے اتفاق نہ تھا کہ دوسری قوموں کی تاریخ کو اَپنایا جائے۔

دوسری قوموں کی تقویم و تاریخ سے اُنھیں کیوں اختلاف تھا؟ یہی بات قابل غور اَور لائق توجہ ہے۔ کسی تقویم اور کیلنڈر کی زیادہ ضرورت اور اُس کی خصوصی جگہ تو حساب و کتاب کے دِیوان و دَفاتر تھے اَور دفتروں میں حساب و کتاب کے لیے زبانیں تو مقامی اور علاقائی باقی رکھی گئیں؛ لیکن امیر المومنین نے تاریخ و تقویم کے معاملہ میں اپنے اسلامی و ملی تشخص کو قائم کرنے کے لیے اپنی علیحدہ تقویم رکھنا ضروری سمجھا، جب ان دفتروں میں دوسری زبانیں اختیار کرلی گئی تھیں تو کیلنڈر اور سن بھی وہی اختیار کیے جاسکتے تھے جو اُن مقامات کے دفتروں میں چل رہے تھے۔ آخر اس کی کیا وجہ تھی کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اور تمام حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم دوسری قوموں کا سن اختیار کرنے پر کسی طرح آمادہ نہ ہو سکے۔ غور کرنے پر حقیقت سامنے آتی ہے کہ جن بنیادوں پر قومی زندگی کا بقاو قیام ہے، اُن میں سے ایک اہم بنیاد اَپنا قومی وملی سن اور اپنی علاحدہ تاریخ وتقویم بھی ہے، جو قوم اپنا علیحدہ قومی اور ملی سن اور اپنی علیحدہ تقویم نہیں رکھتی وہ گویا اپنی زندگی کی ایک بنیادی اینٹ سے محروم ہے۔

کسی قوم کا ملی وقومی سن اس کی پیدائش وظہور وغلبہ کی تاریخی یادگار ہوتا ہے، ہر طرح کی یادگاریں مٹ سکتی ہیں اور مٹتی رہی ہیں؛ لیکن یہ یادگار نہایت درجہ پائیدار ہے، یہ نہیں مٹ سکتی، سورج کے طلوع وغروب اور چاند کی مستقل گردش سے اس کا دامن بندھا ہوا ہے۔ ہم مسلمان مستقل ایک ملت ہیں، ہمارا اَپنا علاحدہ ایک سن اور اُس کی تقویم ہے، ہمارا یہ ملی سن یکم محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے اور ذی الحجہ کے ختم پر ختم ہوتا ہے۔

انگریزی کیلنڈر میں مہینوں کے ناموں کی مندرجہ ذیل تفصیلات پر غور کیجیے کہ کیا شرک وبت پرستی کے یادگار یہ نام اس لائق ہیں کہ ہم انھیں اپنے دل ودماغ میں محفوظ رکھیں، ان پر عمل درآمد بھی کریں اور صرف زبان سے کلمۂ توحید پڑھتے رہیں، ہمارا یہ طرزِ عمل خود فریبی اور خدا فریبی نہیں ہے تو اَور کیا ہے؟

آیندہ سطور میں عیسوی مہینوں کے نام اُن کی وجہ تسمیہ کے ساتھ ذکر کیے جاتے ہیں، انھیں جذبۂ توحید اور دینی ذہن ونظر کے ساتھ پڑھیے اور فیصلہ کیجیے کہ کیا یہ نام ایسے ہیں کہ اہل ایمان انھیں بہ رضا ورغبت استعمال کریں اور ہر سال جنوری کی آمد پر باہم ''مبارک باد'' کا لین دین کریں؟

۱۔ جنوری: (موجودہ انگریزی کیلنڈر کا پہلا مہینہ) یہ نام رومی دیوتا ''جینس'' (Janus) کی نسبت سے رکھا گیا ہے، اُن لوگوں کے گمان کے مطابق یہ دیوتا دو منہ رکھتا تھا؛ اس وجہ سے یہ نکتہ بھی پیدا کیا گیا کہ اس دیوتا کے ایک منہ سے جانے والا سال خارج ہوتا ہے اور دوسرے منہ سے آنے والا سال داخل ہوتا ہے، ایک منہ ایک سال کو ''الوداع'' کہتا ہے تو دوسرا منہ سالِ نو کا ''خیر مقدم'' کرتا ہے۔

اسی جینس (Janus) کو لاطینی زبان میں ''جنواریس'' (Januarius) اور انگریزی میں جنوری (January) کہتے ہیں۔

۲۔ فروری: اس کی وجہ تسمیہ بھی اس قوم کی ہے، یہ بھی لاطینی زبان کا لفظ ہے، جس کی اَصل ''فے بورا'' یا ''فے بورا اِیس'' بتلائی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس مہینہ کی پندرہ تاریخ کو روم کے لوگ ایک مذہبی تقریب طعام منایا کرتے تھے،

جس میں ایک دوسرے کو مدعو کیا کرتے تھے، روم میں ''فے بورا آری آ'' نام کی ایک دیوی مانی جاتی تھی، رواج یہ تھا کہ اس دیوی پر بکری کی بھینٹ چڑھاتے تھے اور اُس کی کھال سے ایک ہنٹر[کوڑا] بنایا جاتا تھا جسے ''فے بورا'' کہتے تھے اور اُس ہنٹر سے بانجھ عورت کو مارا جاتا تھا تو وہ صاحب اَولاد ہو جاتی۔

۳۔ مارچ: روم میں لڑائی اور جنگ کے دیوتا کو ''مارس'' یا ''مارٹی اس'' (Martius) کہتے ہیں، موسم سرما ختم ہونے کے بعد اس مہینہ [مارس] میں روم کے فوجی جنگ کرنے کے لیے کوچ کرتے تھے، اسی جنگی دیوتا کی نسبت سے اسے مارچ کہتے ہیں۔ ابتدا میں کچھ دنوں تک اسے [جیم کے ساتھ] مارج (Marge) بھی کہا گیا ہے۔

۴۔ اپریل: یہ نام ایک لاطینی لفظ ''ایپ ریلیس'' (Aprilius) سے بنایا گیا ہے، جس کے اصلی معنی شگفتگی اور کھِلنے کے ہیں؛ چوں کہ یہ زمانہ بہار کا ہوتا ہے جب کلیاں کھِل کر پھول بنتی ہیں؛ اس لیے بسنت دیوتا کی نسبت سے اسے اپریل کہا گیا جو ''اپی رااِیئر'' کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

۵۔ مئی: رومی دیوتا مشتری کی ماں [مائی] کا نام ''مااِی آ'' (Maia) تھا، جس کے اصل معنی خوش حالی کے ہیں۔ خوشحالی کی اس دیوی ''ما اِی آ'' کو

گابھن سُوَرنی [مادہ سور] کی بَلی اور بھینٹ دی جاتی تھی، جس کی وجہ سے یہ مہینہ بھی رومی مذہب میں بزرگ و محترم سمجھا جاتا تھا۔ اِسی نسبت سے اسے مئی [مائی] کہتے ہیں۔

٦۔ جون: روم کے ایک معروف و مشہور خاندان کا نام ''جونی اس'' اور جنت کی دیوی جونو (Juno) کے نام پر رکھا ہوا یہ مہینہ خاص طور پر نوجوانوں کا مہینہ سمجھا جاتا ہے؛ کیوں کہ ''جونی اس'' لاطینی لفظ ''جووے نس'' (Juveinis) سے بنایا گیا ہے، جس کے معنی نوعمر اور نوجوانوں کے آتے ہیں۔ یہ جونو (Juno'' دیوی اُن عورتوں کی نگراں اور محافظ مانی جاتی تھی جن سے جنگ کے بعد لوٹنے والے فوجی شادی کرتے تھے۔

٧۔ جولائی: یہ نام روم کے مشہور بادشاہ ''جولی اس سیزر'' (JuliusCaesar) کی نسبت سے رکھا گیا ہے، جس کی پیدائش اسی مہینہ میں ہوئی تھی۔ پہلے کچھ دِنوں تک اس مہینہ کا نام ''جولی اس'' ہی رہا پھر ''جولائی'' ہو گیا۔

٨۔ اگست: یہ روم کے ایک دوسرے بادشاہ ''اَگسٹس'' (Augustus) کی نسبت سے رکھا گیا ہے۔ ڈاڑھی منڈا کر مَردانہ صورت کو زنانی صورت بنا لینے کا خلافِ فطرت طریقہ اسی بادشاہ کی بدترین یادگار ہے۔

(مندرجہ بالا تفصیلات ویبسٹر انسائیکلوپیڈک آف انگلش لینگویج سے ماخوذ ہیں)

بقیہ چار مہینوں [ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر] کے نام صرف گنتی بتاتے ہیں [یعنی ساتواں، آٹھواں، نواں، دَسواں] چوں کہ قدیم کیلنڈر میں دَس ہی مہینے ہوتے تھے؛ اس لیے اُن کے یہ نام اسی حساب سے رکھے گئے تھے، ان ناموں میں تو کوئی قباحت [خرابی] نہیں ہے؛ لیکن اُوپر کے آٹھ نام شرک کی یادگار ہیں، جو ہمارے لیے قابل قبول نہیں ہیں۔

اسلامی تقویم سے واقفیت ''فرض کفایہ'' ہے۔ جب اسلام زندہ مذہب ہے تو اُس کی تقویم بھی زندہ رہنی چاہیے۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

اسلامی مہینوں کو یاد رکھئے !!!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ بلا شبہ مہینوں کا شمار اللہ کے نزدیک کتاب الٰہی میں بارہ (۱۲) مہینے ہیں، جس روز اللہ نے آسمان وزمین پیدا کیے تھے۔

محرم الحرام	۱
صفر المظفر	۲
ربیع الاوّل	۳
ربیع الآخر	۴
جمادی الاولیٰ	۵
جمادی الآخرۃ	۶
رجب المرجب	۷
شعبان المعظم	۸
رمضان المبارک	۹
شوال المکرم	۱۰
ذوالقعدہ	۱۱
ذوالحجہ	۱۲